سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مفصل و مستند تصنیف

علامہ علی ابن برہان الدین حلبی کی

انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون کا اردو ترجمہ

اُمّ السِیَر

مع اضافات

سیرۃ حلبیہ اردو



مرتب و مترجم اردو ○ مولانا محمد اسلم قاسمی فاضل دیوبند

زیر سرپرستی ○ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 2631861

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مفصل و مستند تصنیف
علامہ علی ابن برہان الدین حلبیؒ کی مایہ ناز عربی تصنیف کا اردو ترجمہ

اُمّ السیر

سیرۃ حلبیہ اردو

مع اضافات

۲
جلد اوّل
نصف آخر

مرتب و مترجم اردو ○ مولانا محمد اسلم قاسمی فاضل دیوبند
زیر سرپرستی ○ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب

دارُالاشاعت
اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون 2631861

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : مئی ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : ۶۱۲ صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa
Tel : 020 8911 9797

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

باب بستہ ھم (۲۰)

آنحضرت ﷺ کے ظہور کا وقت اور آپ ﷺ کے پیغام کی عمومیت

ابن اسحاقؒ کہتے ہیں کہ

جب رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالموں اور تمام انسانوں کے لئے رحمت بنا کر ظاہر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے تمام نبیوں سے آپ ﷺ کے متعلق عہد لیا تھا کہ وہ آپ پر ایمان لائیں، آپ کی تصدیق کریں اور آپ کے مخالفوں کے مقابلے میں آپ کی مدد اور حمایت کریں۔ اور یہ کہ وہ انبیاء ان سب لوگوں تک بھی یہ پیغام پہنچائیں جو ان پر ایمان لائیں اور ان کی پیروی کریں۔ (ی) اس طرح گویا پچھلے تمام پیغمبر اور ان کی امتیں بھی رسول اللہ ﷺ کی ہی امت میں شامل ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں آگے علامہ سبکی کی روایت بھی بیان ہو گی۔

نبوّت کے وقت عمر مبارک...... (جہاں تک نبوت کے وقت آنحضرت ﷺ کی عمر مبارک کا تعلق ہے) اس بارے میں حضرت انس ابن مالک سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں ظاہر فرمایا گیا۔

(قال) اکثر محدثین اور سیرت نگاروں کے درمیان یہی قول سب سے زیادہ مشہور ہے، مگر ایک قول یہ بھی ہے کہ اس وقت آپ کی عمر چالیس سال اور ایک دن کی تھی۔ اس کے علاوہ چند قول اور بھی ہیں جیسے چالیس سال دس دن اور چالیس سال دو مہینے، بعض نے بیالیس سال کی عمر بتلائی ہے مگر یہ قول بہت شاذ ہے (یعنی اس قول کے ماننے والے علماء بالکل گنے چنے ہیں۔ پھر اس سے بھی زیادہ شاذ دو قول ہیں جن میں سے ایک میں نبوت کے وقت آپ کی عمر تینتالیس سال اور دوسرے میں پینتالیس سال بتلائی گئی۔

عقل و شعور کے کمال کی عمر...... بعض علماء نے لکھا ہے کہ چالیس سال کی عمر عقل و شعور کے کمال کی عمر ہوتی ہے اور عمر کی اسی حد پر (یا اس کے بعد) انبیاء کا ظہور ہوتا ہے یعنی انبیاء کو اس عمر سے پہلے رسالت نہیں ملتی۔ چنانچہ علامہ کشاف نے لکھا ہے کہ روایت ہے کہ چالیس سال کی عمر سے پہلے کسی نبی کا ظہور نہیں ہوا۔ یہ علامہ کشاف کا کلام ہے۔

اب جہاں تک حضرت مسیحؑ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جب ان کو آسمان پر اٹھایا گیا اس وقت ان کی عمر تینتیس یا چونتیس سال کی تھی جبکہ یہ بات ظاہر ہے کہ آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے ان کو نبوت مل چکی تھی۔ تو اس قول کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ شاذ ہے جس کو وہب ابن منبہ نے عیسائیوں سے روایت کیا ہے۔ (ی) اور بہت سے مفسرین نے یہی قول قبول کر لیا ہے۔ بلکہ کتاب ینبوع الحیات میں تو یہ لکھا ہے کہ مجھے کوئی مفسر ایسا نہیں ملا جو یہ کہتا ہو کہ آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت حضرت عیسیٰؑ کی عمر تینتیس سال سے زیادہ تھی۔ یہاں تک کشاف کا کلام ہے۔

ظہور کے وقت عیسیٰؑ کی عمر...... کتاب ہدی میں یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کے متعلق جہاں تک اس قول کا تعلق ہے کہ اٹھائے جانے کے وقت ان کی عمر تینتیس سال کی تھی تو اس کی تائید میں کوئی ایسا مضبوط اثر اور روایت نہیں ہے کہ اس کو قبول کرنا ضروری ہو۔ یہاں تک کتاب ہدی کا حوالہ ہے۔

عام مفسرین کے متعلق جو بات گذشتہ سطروں میں بیان کی گئی ہے۔ اسی کے مطابق کتاب عرائس میں بھی لکھا ہے کہ

جب عیسیٰؑ کی عمر پورے تینتیس سال کی ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ وہ لوگوں کے سامنے پیغمبر کی حیثیت سے ظاہر ہو جائیں، ان کو ہدایت کی طرف بلائیں اور پچھلوں کی مثالیں دے کر سمجھائیں، بیماروں ہوروگیوں، اندھوں اور دیوانوں کی مسیحائی کریں اور شیطانوں کو دھتکاریں اور ذلیل و خوار کر کے لوگوں سے دور کریں۔ چنانچہ عیسیٰؑ نے وہ سب کچھ کیا جس کا ان کو حکم دیا گیا، انہوں نے معجزات دکھلائے، چنانچہ انہوں نے ایک مردے کو زندہ کیا جو تین دن پہلے مرا تھا جس کو عازر کہا جاتا ہے۔

اس بارے میں علامہ جلال محلی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے چار مردوں کو زندہ کیا تھا ایک اپنے ایک دوست کو ایک بڑھیا کے لڑکے کو اور لڑکی کو اور نوحؑ کے بیٹے سام کو۔ یہاں تک علامہ بغوی کا کلام ہے۔ علامہ بغوی نے ان چاروں کے پورے پورے واقعے بھی لکھے ہیں۔ تفصیل کے لئے ان کی تفسیر دیکھی جا سکتی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا ایک معجزہ یہ بھی تھا کہ وہ پانی پر بھی چل سکتے تھے۔ نبوت ملنے کے بعد وہ تین سال تک زمین پر رہے اس کے بعد ان کو اٹھا لیا گیا۔

(عیسیٰؑ کو تینتیس سال میں ہی نبوت ملنے کا جو یہ قول ہے) اسی کی تائید علامہ ابن جوزی کے قول سے بھی ہوتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے کہ۔ ہر ایک نبی کو چالیس سال کی عمر کے بعد ہی نبوت ملی تو یہ حدیث موضوع یعنی من گھڑت ہے اس لئے کہ عیسیٰؑ کو نبوت ملی اور اسکے بعد جب ان کو آسمان پر اٹھایا گیا تو اس وقت ان کی عمر تینتیس سال کی تھی (ی) یعنی جب ان کو نبوت ملی تو اس وقت وہ تیس سال کے تھے اور جب ان کو اٹھایا گیا اس وقت ان کی عمر تینتیس سال تھی۔ بلکہ ان کے متعلق تو یہاں تک بھی کہا جاتا ہے ان کو لڑکپن میں ہی نبوت مل چکی تھی لہٰذا انبیاء کے سلسلے میں چالیس سال کی شرط ہونا بے معنی بات ہے۔ یہاں تک ابن جوزی کا کلام ہے۔

مگر ابن جوزی کے اس قول پر بھی اعتراض ہو سکتا ہے کیونکہ انہوں نے جن بنیاد پر اس حدیث کو موضوع اور من گھڑت بتلایا ہے وہ بنیاد کافی نہیں ہے چنانچہ قاضی بیضاوی کا جو قول ہے وہ بھی اسی حدیث کے موافق ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نوحؑ کو جب نبوت ملی تو اس وقت ان کی عمر پچاس سال کی تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے

کہ چالیس سال تھی۔

پھر اسی حدیث کے مطابق بعض دوسرے علماء کا یہ قول بھی ہے کہ

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبوت کے لئے چالیس سال کی عمر کو پہنچنا شرط نہیں ہے وہ اس کی دلیل میں حضرت یحییٰؑ کا واقعہ بھی پیش کرتے ہیں کیونکہ ان کے بارے میں قرآن پاک میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے۔

وَاٰتَیْنٰهُ الْحُکْمَ صَبِیًّا الآیۃ پ ۱۶ سورہ مریم ع ۱

ترجمہ :۔ اور ہم نے ان کو ان کے لڑکپن ہی میں دین کی سمجھ اور خاص اپنے پاس سے رقت قلب اور پاکیزگی اخلاق کی عطا فرمائی تھی۔

وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس آیت میں حکم سے مراد حکمت اور تورات کا فہم نہیں ہے بلکہ نبوت ہے (کہ بچپن میں ہی ان کو نبوت کا اعزاز عطا فرمایا گیا ہے) اور بچپن ہی میں ان کو عقل کی پختگی اور شعور سے سرفراز فرمایا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت ان کی عمر دو سال یا تین سال تھی۔

جب خلیفہ مقتدر عباسی کو خلافت ملی اس وقت وہ بالغ نہیں تھا چنانچہ اس کی خلافت کے اس مسئلے پر امام اصولی نے ایک کتاب تصنیف کی کہ بالغ ہونے سے پہلے کسی کا حکم سنبھال لینا جائز ہے یا نہیں۔ انہوں نے اس کو جائز قرار دیا ہے اور اس بات سے دلیل لی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریاؑ کو جب نبوت عطا فرمائی اس وقت تک وہ بالغ نہیں تھے۔ ساتھ ہی علامہ نے اپنی اس کتاب میں ان تمام بچوں کا بھی ذکر کیا ہے جن کو نابالغ ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے کسی کسی وقت قائم مقام بنایا ہے۔ چنانچہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ وہ کتاب بہت عمدہ ہے اور اس میں بہت سے فائدے ہیں۔

یہ حضرت یحییٰؑ جن کا ذکر اوپر گزرا ہے ان کے متعلق کچھ تفصیل احقر مترجم نے قسط نمبر ۲ میں پیش کی ہے ان کو حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے سے تقریباً" ڈیڑھ سال پہلے ذبح کر دیا گیا تھا۔

<u>ظہور کے بعد انبیاء کی عمریں</u>...... پیچھے کتاب ہدیٰ کے حوالہ سے یہ بات گزری ہے کہ یہ غلط ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ کو اٹھایا گیا اس وقت ان کی عمر تینتیس سال تھی۔ اس انکار کی بنیاد بعض علماء کا یہ قول ہے کہ بہت سی صحیح حدیثیں ایسی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ کو جس وقت آسمان پر اٹھایا گیا اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی۔ ان احادیث میں سے ایک آنحضرت ﷺ کا وہ ارشاد ہے جو آپ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ سے اپنے مرض وفات میں فرمایا کہ

"مجھے جبرئیلؑ نے بتایا ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جو اپنے سے پہلے نبی کی عمر کے آدھے کے برابر زندہ نہ رہا ہو انہوں نے ہی مجھے بتلایا ہے کہ عیسیٰؑ ایک سو بیس سال تک زندہ رہے ہیں۔ انہوں نے میرے بارے میں کہا ہے کہ ساٹھ سال کی عمر ہونے کے بعد میری وفات ہوگی۔"

اسی طرح کتاب جامع صغیر میں حدیث ہے کہ

"اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا ظاہر نہیں فرمایا جو اپنے سے پہلے نبی کی عمر کے آدھے حصے کے برابر زندہ نہ رہا ہو۔"

مگر جہاں تک ان حدیثوں کو ماننے کا تعلق ہے تو اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ کی سب نبیوں میں سب سے زیادہ عمر ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے ان کو "کبیر الانبیاء" اور "شیخ المرسلین" کہا گیا ہے۔ اور

آنحضرت ﷺ کے بعد سب سے پہلے نبی ہوں گے جن پر سے زمین شق ہو گی۔

مگر پھر میں نے دیکھا کہ علامہ ہیثمی نے اس حدیث کو کمزور قرار دیا ہے کہ ہر نبی اپنے سے پہلے نبی کی کل عمر کے (کم از کم) نصف حصے تک ضرور زندہ رہتا ہے۔ علامہ عماد ابن کثیر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بہت زیادہ غریب ہے (حدیث غریب کی تعریف سیرت حلبیہ میں پہلے گزر چکی ہے)۔

رسول اللہ ﷺ کی پانچ خصوصیات...... عمر وابن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے سال میں ایک روز آنحضرت ﷺ رات میں اٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے صحابہ آپ کے پاس آکر چاروں طرف حلقہ بنا کر کھڑے ہو گئے (جو حفاظت کے لئے نہیں تھا بلکہ) وہ آپ کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگے کیونکہ یہ وقعہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کا ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالی لوگوں سے آپ کی خود حفاظت فرماتا ہے (وہ آیت یہ ہے)۔

والله يعصمك من النّاس پ۶ سورہ مائدہ ع ۹ آیت ۶۷

ترجمہ :۔ اور اللہ تعالی آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

غرض جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

پہلی خصوصیت...... "مجھے آج رات پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کبھی کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک روایت میں اس کے بعد ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے کہ میں ان چیزوں کا ذکر کسی فخر و غرور کی وجہ سے نہیں کر رہا ہوں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ مجھے ساری دنیا کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(ی) یعنی خود آپ کے زمانے کے لوگوں کے علاوہ آپ سے پہلے کے زمانے والوں کے لئے بھی اور آپ کے بعد کے زمانے والوں کے لئے بھی۔ (ی) یہاں تک کہ درختوں اور پتھروں کے لئے بھی جیسا کہ یہ پوری روایت آگے آئے گی۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ "ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا رہا ہے۔ (ی) یعنی اپنے زمانے کے تمام انسانوں کی طرف یا کسی خاص جماعت اور امت کی طرف۔"

چنانچہ ان میں سب سے پہلے حضرت نوحؑ ہیں کیونکہ ان کو ان تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا تھا جو ان کے دور میں اس زمین پر بستے تھے۔ جب ان کو یعنی حضرت نوحؑ کو اللہ تعالی نے اس بات کی خبر دی کہ سوائے کشتی والوں کے ان پر کوئی ایمان نہیں لائے گا تو انہوں نے ان باقی تمام آدمیوں کے لئے اللہ تعالی سے بددعا کی کہ ان پر عذاب نازل فرمائے۔ کشتی کے یہ لوگ کل ملا کر اسی آدمی تھے جن میں چالیس مرد تھے اور چالیس عورتیں تھیں۔ مگر کتاب عوارف المعارف میں یہ ہے کہ کشتی والوں کی تعداد چار سو تھی۔

(ان دونوں میں لوگوں کی تعداد کے بارے میں جو اختلاف ہے اس کو دور کرنے کے لئے) یہ کہا جاتا ہے کہ چار سو کی تعداد انسانوں اور غیر انسانوں سب کی ملا کر تھی کیونکہ اس میں جانور بھی تھے۔ اس طرح یہ اختلاف دور ہو جاتا ہے۔

غرض حضرت نوحؑ کی بددعا کے بعد طوفان آیا اور تمام زمین پر بسنے والے اس سے ہلاک ہو گئے صرف وہ لوگ زندہ بچے جو ان پر ایمان لے آئے تھے۔ تو اگر نوحؑ تمام انسانوں کے پیغمبر نہ ہوتے تو ان کے مخالفت کرنے اور بت پرستی کرنے کی وجہ سے نوحؑ ان کے حق میں بددعا نہ کرتے کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا ﷺ اپ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ع ۱ آیت ۱۵